تفصیل بھی ____ حج کے حوالے سے بعض غلطیوں اور غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حج کے احکامات قرآن وحدیث سے لیے گئے ہیں۔ مشاہدات اور تبصرے زائر کے اپنے ہیں۔ اس طرح یہ سفرنامہ احکامات، مشاہدات، تاثرات اور توجہات پر مشتمل ہے''۔

مصنف محکمہ پولیس کے اعلیٰ منصب سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ ان کا اسلوب ایک پختہ فکر اہل قلم کا سا ہے۔ مشاہدات، تاثرات اور احکامات وغیرہ کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے: خیال، جلال، جمال، کمال اور استقلال ____ سفرنامے کی ندرت کے کچھ اور پہلو بھی ہیں۔ مثلاً: 'مقاماتِ مقدسہ ومناسک حج' کے 'البم' میں ۳۴ تصاویر اور دیگر ممالک کے حجاج سے ملاقاتوں کے تذکرے کے ساتھ ان کے تحریری تاثرات کے عکس، شریکِ سفر احباب کی فہرست، اور آخر میں حج اور عمرے کے ۲۵۰ سفرناموں کی فہرست بھی شامل ہے۔ اُردو میں حج کے سفرناموں کی تعداد سیکڑوں تک پہنچتی ہے، مگر متعلقات ولوازماتِ حج کی ایسی یک جائی اور ایسا اہتمام، شاید ہی کسی سفرنامے میں ملے ____ بلاشبہہ یہ ایک منفرد اور بہترین سفرنامۂ حج ہے۔ طباعت واشاعت معیاری ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

جنگِ ستمبر کی یادیں، الطاف حسن قریشی۔ ناشر: جمہوری پبلی کیشنز، ایوانِ تجارت روڈ، لاہور۔ فون: ۳۶۳۱۴۱۴۶-۰۴۲۳۔ صفحات (بڑا سائز، مجلد): ۳۷۴۔ قیمت: ۱۰۰۰ روپے۔

پاکستان کا قیام ان حالات میں عمل میں آیا کہ اس نئی مملکت کے پاس نہ مالی وسائل تھے، نہ ریاستی ہیکل اساسی اور نہ افرادی قوت کی تربیت کا بنیادی ڈھانچا ہی میسر تھا۔ دوسرا یہ کہ کانگریس کے گہرے اثرات کے باعث مشرقی پاکستان [موجودہ بنگلہ دیش] اور صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) میں مقامی سطح پر ایسی سیاسی قیادت موجود تھی، جو قیامِ پاکستان کے خلاف تھی، جس نے پہلے ہی چھے ماہ میں پاکستان کی بنیادوں پر ضربیں لگانا شروع کر دی تھیں۔ کانگریس کو توقع تھی کہ پاکستان محض گنتی کے چند برسوں میں ناکام ہوجائے گا۔ اسی طرح انگریز ہندو گٹھ جوڑ نے غیر منصفانہ تقسیم ہند کے علاوہ جموں وکشمیر کے الحاقِ پاکستان کو روک کر بارود، خون اور جنگ کی فصل بو دی۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے پس منظر میں یہی مسئلہ کشمیر کارفرما تھا۔

یہ کتاب بنیادی طور پر پاکستانی صحافت کی زندہ تاریخ الطاف حسن قریشی کی ان تحریروں پر مشتمل ہے، جو انھوں نے جنگِ ستمبر کی مناسبت سے ذاتی مشاہدات اور جنگ میں حصّہ لینے والے

سرفروشوں سے تفصیلات معلوم کر کے ۱۹۶۵ء سے ۱۹۶۶ء کے زمانے میں ماہ نامہ اُردو ڈائجسٹ کے لیے لکھی تھیں۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ، پاکستانی نیشنل ازم کی بازیافت کا ذریعہ بنی۔ اس جنگ نے پاکستان کی اسلامی شناخت کو پختہ کیا اور خود پاکستانی ادب کے خدوخال کو گہرے نقوش کے ساتھ واضح کیا۔ اس طرح یہ جنگ پاکستان کی تاریخ کا ایک یادگار سنگ میل ثابت ہوئی۔

الطاف صاحب نے درست لکھا ہے: ''ان تحریروں میں وہ فضا پائی جاتی ہے، جو آج بھی ہمارے اندر ایک اُمنگ اور عزم پیدا کرتی ہے۔ وہ فضا تین روح پرور کیفیتوں کا مرقع تھی: ہماری مسلح افواج کا عظیم جذبۂ جہاد، فوج اور عوام کے مابین اعتماد کے گہرے رشتے، اور قومی یک جہتی کے ناقابلِ فراموش مناظر'' (ص ۷)۔ ان مناظر کو مصنف نے ۲۱ مضامین (رپورتاژوں اور مصاحبوں وغیرہ) میں بھرپور انداز سے پیش کیا ہے۔ محاذ جنگ پر موجود اور اگلے مورچوں پر ڈٹے پاکستانی فوجی جوانوں کے جذبات و کیفیات کو دم بخود کرنے والے اسلوب میں اس خوب صورتی اور تفصیل سے پیش کیا ہے کہ قاری اپنے آپ کو منظر کا ایک حصّہ سمجھنے لگتا ہے۔ ہر مضمون کا پلاٹ الگ ہے، مگر بنیادی روح ایک ہے اور وہ ہے پاکستانی مسلح افواج کا جذبۂ جہاد اور جذبہ دفاعِ پاکستان، جس میں پاکستانی عوام، دانش ور اور ادیب، تمام گروہی تفریقوں سے بالاتر ہوکر یک جان و یک جہت ہوکر، دشمن کے مقابلے میں ڈٹے دکھائی دیتے ہیں۔

کتاب کے آغاز میں الطاف صاحب نے 'تصادم کے بنیادی محرکات' (ص ۱۵-۶۵) کے عنوان سے ایک تحقیقی و تجزیاتی مقالہ تحریر کیا ہے، جو نہ صرف اُس زمانے میں بھارتی توسیع پسندانہ سامراجی عزائم کی تاریخ پر مشتمل ہے، بلکہ آج بھی بھارت کی وہی ذہنیت پاکستان کو ہدف بنائے ہوئے ہے۔ روحِ جہاد اور مسلم اُمت کی روح وجود کو نئی نسلوں تک منتقل کرنے کے لیے یہ کتاب امتیازی اہمیت رکھتی ہے۔ خوب صورت پیش کش کے لیے ناشر فرخ سہیل گوئندی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (س م خ)

تین علمی مجلّات (تعارف واشاریہ)، مرتبہ: محمد شاہد حنیف۔ ناشر: اوراقِ پارینہ پبلشرز، لاہور۔ فون: ۴۱۲۸۷۴۳-۰۳۳۳۔ صفحات: [مجلّاتی سائز]: ۱۱۲۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

اخبارات و جرائد میں عام طور پر جن موضوعات پر مضامین لکھے جاتے ہیں، یونی ورسٹیوں